بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

تحریف کیوں۔؟

مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ (النساء۔۴۷)

جولوگ یہودی ہیں اِن میں سے بعض کلمات کو اِنکی جگہوں سے اَدل بدل دیتے ہیں۔

یہودیوں پراللہ تعالیٰ نے لعنت ڈالی اور اِن پراُس کا غضب بڑھا کیونکہ وہ ناحق اَنبیاءکوقتل کرتے اور ساتھ ساتھ محرفوں کا کام بھی کرتے تھے۔توریت کی عبارتوں میں اپنی خواہش کے مطابق کمی بیشی اور معنوی تحریف کر لیتے۔نظام جماعت میں بھی مقتدرلوگوں نے ''غلام مسیح الزماں'' کا راستہ روکنے کیلئے حضورؑ کے کلام اور الہام میں کمی بیشی اور آنحضرتﷺ کی احادیث کی معنوی تحریف کی ہے۔''می تواند شد یہودی می تواند شد مسیح'' کے محاورے کے مطابق جب نظام جماعت میں بعض لوگوں نے یہودیوں جیسے کام کرنے شروع کر دیئے تو پھراللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کومسیحائی نفس بھی تو بنانا تھا۔حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے کلام اورالہام میں کمی بیشی اوراحادیث کی معنوی تحریف کا جرم ثابت کرنے کیلئے میں سردست جماعت کے لٹریچر سے پانچ امثال پیش کرتاہوں۔

(ا) پہلی مثال (معنوی تحریف)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ءکی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلداوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کوایک لڑکے اورایک غلام کی خوشخبریاں دیں تھیں۔اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے متعلق تو وضاحت فرمادی کہ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا'' لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہ اس پیشگوئی میں اور نہ ہی حضورؑ کی وفات تک کسی اور مبشر اِلہام میں کوئی وضاحت فرمائی کہ وہ کون ہوگا۔؟؟؟یعنی وہ زکی غلام حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہوگا یا حضورؑ کی صلب میں سے کوئی اور وجود ہوگا یا آپؑ کی جماعت یعنی ذریت میں سے آپؑ کا کوئی روحانی فرزند ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کی حقیقت کومکمل طور پر راز میں رکھا اوراس کا مُلہم پر اِنکشاف نہ فرمایا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ شدہ ''تذکرہ'' (وحی مقدس وروٴیا وکشوف حضرت مہدی ومسیح موعودؑ) ۱۹۷۶ء میں لندن سے شائع ہوا تھا۔یہ یادرہے کہ ۱۹۷۶ء میں شائع شدہ تذکرہ کی یہ کاپی صرف انگریزی ترجمہ پر مشتمل تھی۔اِس میں عربی اوراُردو اِلہامی عبارات درج نہیں تھیں۔انگریزی ترجمہ شدہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۸۵ پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی درج ہے۔حضرت چوہدری صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ کی دوبارہ اشاعت ۲۰۰۴ء میں کی گئی لیکن اس بار انگریزی ترجمہ کوعربی اوراُردو کی اصل اِلہامی عبارات کے آگے درج کیا گیا ہے اوراس طرح ظاہر ہے کہ کتاب کے صفحات تقریباً دوگنا ہو گئے ہیں۔اِلہامی پیشگوئی کی درج بالا عبارت ۲۰۰۴ء میں شائع شدہ تذکرہ کے صفحہ نمبر ۱۷۸ پر درج ہے۔حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ کا یہ ترجمہ شدہ ۲۰۰۴ء کا اَیڈیشن جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ (Alislam) پر ۲۰۰۹ء سے پہلے تک موجود رہا ہے۔حضرت چوہدری صاحبؓ کے ترجمہ کا ۲۰۰۴ء کا یہ اَیڈیشن اب جماعتی ویب سائٹ پر نہیں ملتا۔اِسے ہٹا کرایک اورنظر ثانی شدہ ترجمہ آن ایئر کیا گیا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔اب اِلہامی پیشگوئی کی متذکرہ بالا عبارت کا چوہدری صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ درج ذیل ہے۔

"Rejoice,therefore,that a handsome and pure boy will be bestowed on thee,thou wilt receive a bright youth who will be of thy seed and will be of thy progeny."(Tadhkirah-p,85-The London Mosque 1976)

ترجمہ۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے،تجھے ایک تابندہ غلام ملے گا جو تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ درج بالا انگریزی ترجمہ اصل اِلہامی عبارت کے مطابق نہیں ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ انگریزی ترجمہ اصل اِلہامی عبارت کیساتھ میچ (match) نہیں کرتا۔

اب تنقیح طلب امور یہ ہیں کہ اِس ترجمہ میں (ا) اِلہامی لفظ زکی غلام (Pure & Virtuous Youth) سے متعلقہ فقرہ (ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا) کا ترجمہ نہ صرف چھوڑ ا گیا ہے بلکہ حضورؑ نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کرزکی غلام کے متعلق جو اپنا اِجتہاد فرمایا تھا اِس کا بھی ترجمہ میں کوئی ذکر موجود نہیں۔سوال ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔؟

(۲)الہامی الفاظ زکی غلام میں اِلہامی لفظ زکی حرف ''ز'' کیساتھ ہے نہ کہ حرف ''ذ'' کیساتھ یعنی ذکی۔ لفظ ''زکی'' کے معنی پاک اور نیک کے ہیں جبکہ لفظ ''ذکی'' کے معنی تیز فہم اور ہوشیار کے ہیں۔ جماعتی ترجمہ میں لفظ برائٹ (Bright) کے استعمال سے ظاہر ہے کہ اِلہامی لفظ ''زکی'' کو ''ذکی'' سمجھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر چہ یہ ایک معمولی سی غلطی ہے لیکن ایک عظیم الشان اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایسی معمولی غلطیوں سے بھی احتراز کرنا چاہیے تھا (۳) یہ بھی واضح رہے کہ اِلہامی پیشگوئی میں لڑکے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح رنگ میں بشارت دی ہوئی ہے کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا'' لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہ اس اِلہامی پیشگوئی میں اور نہ ہی بعد ازاں حضورؑ کی وفات تک اسکے متعلق کچھ ظاہر فرمایا کہ یہ کون ہوگا۔؟ ہاں اس زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے پر اتنا ظاہر فرما دیا کہ تیرا یہ زکی غلام ۶/۷۔نومبر۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اِس زکی غلام کو کہاں پیدا فرمانا تھا یعنی حضورؑ کی صلب میں یا کہ آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں، یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا۔؟ اگر چہ ملہم زکی غلام کے متعلق یہ خیال کرتا رہا کہ یہ کوئی آپ کا جسمانی لڑکا ہے لیکن یہ کوئی اِلہامی بات نہیں تھی بلکہ آپکا اِجتہاد تھا۔ اب ترجمہ پر غور فرمائیں تو پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' کا ترجمہ غائب ہے بلکہ ترجمہ میں سٹاپ (۔) کی جگہ کاما (comma)(،) ڈال کر یہ غلط بات بھی آگے بڑھا دی گئی کہ یہ غلام حضورؑ کے تخم اور ذریت ونسل سے ہوگا۔ اب سوال ہے کہ اتنی دلیری کیساتھ ایسی معنوی تحریف کیوں کی گئی۔؟ مجھے یقین ہے حضرت چوہدری صاحبؓ نے ترجمہ دیانتداری کیساتھ لفظ بلفظ کیا ہوگا۔ لیکن چونکہ اس نظام میں کوئی بھی آزاد نہیں خواہ وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہی کیوں نہ ہوں لہٰذا جن ارباب واختیار کی سرپرستی میں یہ انگریزی ترجمہ شائع ہوا وہی اس معنوی تحریف کے ذمہ دار ہیں۔ واضح ہو کہ جس زکی غلام کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے ملہم (حضرت مہدی ومسیح موعودؑ) کو بھی لاعلم رکھا اُس زکی غلام کو انگریزی ترجمہ میں بڑی دیدہ دلیری کیساتھ حضرت بانئے جماعت کے تخم اور ذریت سے قرار دے دینا کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو پڑھانے والی بات نہیں ہے۔؟ اب حضرت چوہدری صاحبؓ کے ترجمہ کی جگہ مرزا مسرور احمد صاحب کی نگرانی میں نظر ثانی شدہ ایڈیشن کو آن ایئر کیا گیا ہے جس میں متعلقہ اِلہامی عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"Rejoice, therefore, that a handsome and pure boy will be bestowed on you; you will receive an unblemished youth who will be of your seed and will be of your progeny."(Tadhkirah-p,176 published by Islam International Publications Ltd Tilford, Surrey UK 2009)

ترجمہ۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا؛ تجھے ایک بے داغ غلام ملے گا جو تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔

چوہدری صاحب کے ترجمہ میں پہلے فقرے یعنی ''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا'' کے بعد صرف کاما (،) لگایا گیا تھا۔ اب نظر ثانی شدہ ترجمہ میں وقف ناقص (؛)(semicolon) لگا کر آگے زکی کا ترجمہ برائٹ (bright) کی بجائے بے داغ (unblemished) کر کے پھر حسب سابق زکی غلام کے متعلق مس گائیڈ (misguide) کیا گیا ہے کہ وہ (زکی غلام) تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ اِس ایڈیشن میں بھی پھر اِلہامی فقرے ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' کا ترجمہ سرے سے مفقود ہے۔ اب خاکسار ذیل میں پہلے اِلہامی پیشگوئی کی متعلقہ اِلہامی عبارت درج کرتا ہے اور پھر اسکے نیچے اس کا ترجمہ لکھتا ہے اور قارئین کو دعوت دیتا ہے کہ وہ خاکسار کے ترجمے اور جماعتی ترجموں کا تقابلی موازنہ کر کے اس بات کا فیصلہ خود کر لیں کہ کونسا ترجمہ درست اور اِلہامی عبارت کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹تا۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰تا۱۰۲)

"Rejoice,therefore,that a handsome and pure boy will be bestowed on you. You will receive a pure and virtuous youth (boy). That boy will be of thy seed and will be of thy progeny......."

(۲) دوسری مثال (عبارت میں کمی بیشی)

حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''

(روحانی خزائن جلد۲۰صفحہ۳۰۶)

اس پیراگراف میں حضورؑ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد اور میرے نام پر لوگوں سے بیعت لینا اور جماعت کی عمومی نگرانی کرنا۔حضورؑ نے اپنے کلام کے اس پیراگراف کے آخری فقرہ میں اپنا مدعا اور خلاصہ کلام بیان فرمایا ہے۔اور وہ یہ کہ جماعت کی عمومی نگرانی اس وقت تک کرنا جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوتا۔اب نظام جماعت کے تحت ایک کتاب بعنوان''ایک مردِ خدا''۱۹۹۶ء میں برطانیہ سے شائع ہوئی۔اس کتاب کے صفحہ ۱۸۷ پر حضورؑ کے اس پیراگراف کے آخری فقرہ کے اس حصہ کو کہ''اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو' حذف کر دیا گیا ہے۔دراصل اس فقرہ میں حضورؑ نے اپنے موعود ذکی غلام کی بعثت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ روح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔حضور علیہ السلام کی عبارت کے آخری فقرہ کے آخری حصہ کو جس میں آپؑ نے پیراگراف کا خلاصہ بیان کیا ہے،کو حذف کر دینا کیا سنگین جرم نہیں ہے۔؟ ؎ کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ۔ دل میں اُٹھتا ہے مرے سو سو اُبال

(۳) تیسری مثال (عبارت میں کمی بیشی) حضور علیہ السلام اپنی کتاب''حقیقۃ الوحی''میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۹ میں یہ پیشگوئی لکھی تھی۔و بشرنی بخامسٍ فی حین من الاحیان یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اسکے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ انا نبشرك بغلامٍ نافلةً لك نافلةً من عندی۔یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔سو یہ پیشگوئی ساڑھے چار برس کے بعد پوری ہوئی۔''(روحانی خزائن جلد۲۲صفحہ۲۲۸)

اس اقتباس میں حضورؑ نے نافلہ غلام کو اپنا پوتا قیاس کیا اور اس طرح اس پیشگوئی کو اپنے پوتے یعنی مرزا محمود احمد کے لڑکے نصیر احمد پر چسپاں کیا۔لیکن آپ کا یہ پوتا خردسالی میں وفات پا گیا۔اب نظام جماعت کے تحت ایک کتاب بعنوان''حیات ناصر''شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کی جلد اوّل کے صفحہ ۱۰ پر حضورؑ کی کتاب کا متذکرہ بالا اقتباس نقل کیا گیا ہے اور اقتباس کی قریباً آخری تین سطور''چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔سو یہ پیشگوئی ساڑھے چار سال کے بعد پوری ہوئی۔''حذف کر دی گئی ہیں۔دراصل حضورؑ کا لفظ نافلہ کے متعلق اپنا یہ اجتہاد تھا۔لیکن نصیر احمد کی وفات نے ثابت کر دیا کہ یہ آپؑ کی اجتہادی غلطی تھی۔لفظ نافلہ ذو معنی ہے اور پوتا کی بجائے بمعنی''زائد انعام''نازل ہوا اور یہ وہی''موعود غلام مسیح الزمان''ہے جس کی بشارت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔

(۴) چوتھی مثال (حدیث کی معنوی تحریف کی)

حضرت مسیح موعودؑ کے الہام سے ثابت ہے کہ آپکے بعد بھی آپکی غلامی میں ایک شخص رُوح القدس پا کر کھڑا ہوگا اور وہ مسیحائی نفس ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مثیل مسیح کا رتبہ رکھتا ہوگا۔مزید برآں یہ بھی فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں مثیل مسیح ایک سے زیادہ انسان ہیں۔ایک مسیح تو حضرت مہدیؑ تھے اور دوسرا مسیح درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔''(صحیح مسلم باب نزول عیسیٰ کا بیان صفحہ ۲۶۲ صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم صفحہ ۳۵۴)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا ترجمہ میرے جیسا عربی سے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے۔اب جماعتی علماء کی چالاکی دیکھیں۔حدیقۃ الصالحین جماعت کی ایک مشہور احادیث کی کتاب ہے۔اس کتاب کے صفحہ ۸۹۸ پر آنحضرت ﷺ کی یہی حدیث درج کی گئی ہے اور اس حدیث کا جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔''اس حدیث کے ترجمہ میں''وَ''کا ترجمہ''جو''کرکے امامت کو نازل ہونے والے کی طرف پھیر کر حدیث کی معنوی تحریف کر دی گئی ہے۔حالانکہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ ابن مریم کے نزول کے وقت اُمت محمدیہ میں امام زمین پر موجود ہوگا۔آنحضرت ﷺ کی حدیث کی معنوی تحریف کرنا کیا جرم نہیں ہے؟

ایک اور جماعتی کتاب بعنوان''ابن مریم''مؤلف ہادی علی چوہدری اپنی کتاب کے صفحہ ۳ پر یہی حدیث درج کر کے اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔''رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا۔تم کس قدر خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔اور وہ تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔''اب اس کتاب میں بھی''وَ''کا معنیٰ''اور وہ''

کر کے امامت کو نازل ہونے والے کی طرف پھیر دیا گیا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ابن مریم کے نزول کے وقت کوئی امام زمین پر موجود ہوگا۔(نوٹ۔امام کے ہوتے ہوئے کسی غلام کی کیا ضرورت تھی تو اس سوال کا جواب میری کتاب "غلام مسیح الزماں" کے صفحہ نمبر ۱۵۸ پر موجود ہے)میں پھر عرض کرتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے کلام کی معنوی تحریف کرنا کیا یہودیانہ فعل نہیں ہے؟

(۵) پانچویں مثال (حدیث کی معنوی تحریف کی)

حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے مجددین سے متعلق ایک حدیث مشکوٰۃ شریف میں روایت کی ہے۔ یہ حدیث اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰمَ قَالَ:اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد) ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہا جو میں جانتا ہوں رسول ﷺ سے کہ فرمایا اللہ عزّ وجل اس امت کیلئے ہر سو برس بعد ایک آدمی بھیجتا ہے جو اس کیلئے اس کا دین تازہ کرتا ہے۔روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔" (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۷۱۔مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

حضرت مہدی ومسیح موعودؑ اسی حدیث کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔"قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنت من یجدد لھا دینھا۔ رواہ ابوداؤد۔یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔" (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

اب مجددین سے متعلق اسی حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے جماعت کے ایک حافظ قرآن مولوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰمَ قَالَ:اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔" (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد كتاب الملاحم باب مايذكر في قرن المئة) ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کی تجدید کرتے رہیں گے۔" (مسیح اور مہدی،حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں صفحہ ۴۵۔مصنف حافظ مظفر احمد۔اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ)

اب رسول ﷺ کی اس حدیث کا جو ترجمہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ نے کیا ہے وہی ترجمہ غیر از جماعت علماء بھی کر رہے ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے درج بالا ترجمہ سے ظاہر ہے۔اور ان دونوں ترجموں میں صیغہ واحد استعمال ہوا ہے۔یعنی یہ کہ "ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک آدمی یا ایک شخص تجدید دین کیلئے کھڑا کرے گا"۔لیکن جماعتی تنخواہ دار مولویوں نے اس حدیث کے ترجمہ میں معنوی تحریف کرتے ہوئے اس کا ترجمہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع میں کیا ہے۔یعنی یہ کہ "اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کی تجدید کرتے رہیں گے۔" اب سوال یہ ہے کہ احمدی انتخابی خلفاء نے نظام جماعت کے مولویوں سے جو ترجمہ اس حدیث کا کروایا ہے وہ ٹھیک ہے یا کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا ترجمہ ٹھیک ہے۔میرا ہر احمدی سے یہ سوال ہے کہ کیا اب جماعتی خلفاء نے اپنے تنخواہ دار مولویوں سے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے ترجمہ کی نعوذ باللہ تصحیح کروائی ہے یا کہ اپنی نام نہاد خلافت کو سہارا دینے اور اسے پختہ کرنے اور اسے اہم بنانے کیلئے حدیث کی معنوی تحریف کروائی ہے؟ احباب جماعت خود فیصلہ کریں۔

(۶) چھٹی مثال (حوالے میں کمی بیشی)

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں،وہ کٹ جائیں گے۔اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔صاحبزادہ صاحب! اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔خدا نے اس کیساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے۔تم اس موعود کو پہچان لینا۔" (تذکرہ صفحہ ۶۷۹ بحوالہ تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۷۴)

اب نظام جماعت کے تحت ایک سابق مبلغ فضل الٰہی صاحب انوری نے ایک کتابچہ بعنوان "عالمی تغیرات" قادیان سے شائع کروایا ہے۔اس کتابچہ کے صفحہ ۳۹ پر آپ لکھتے ہیں۔

"یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ تیسری جنگ کی ایک اور بہت بڑی علامت حضرت بانئ سلسلہؑ نے یہ بیان فرمائی کہ اس کا مرکز ملک شام ہوگا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ۔۔۔۔۔دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا"

اب یہ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب کی کتاب ''تذکرۃ المہدی'' کا وہی حوالہ ہے جس کا اندراج درج بالا سطور میں ہو چکا ہے اور جس کے آخر میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے فرمان کا جولب لباب تھا یعنی ''صاحبزادہ صاحب! اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کیساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہو گی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔'' اِسے حذف کر دیا گیا ہے۔ ان الفاظ کے حذف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بزور طاقت بننے والا جماعتی مصلح موعود تو ۱۹۶۵ء میں وفات پا کر اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور اُسکے ۵۲ سالہ دور اقتدار میں نہ تو کوئی ایسی عالمی جنگ ہوئی جس کا مرکز ملک شام ہوا اور نہ ہی کوئی بادشاہ اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ لہٰذا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِس پیمانہ کے مطابق بھی خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں تھے۔ اب ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ شروع ہو جائے اور اس کا مرکز بھی ملک شام بن جائے۔ اس طرح اس وقت جو بھی مصلح موعود کا دعویدار ہوگا وہی حضورؑ کا فرزند قرار پائے گا۔ تاریخی عبارات میں کمی بیشی کرنا کیا یہ یہودیانہ افعال نہیں ہیں۔؟ اور ان جرائم اور مظالم کا سلسلہ جماعت احمدیہ میں ہنوز جاری ہے۔ فَتَدَبَّرُوا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

متذکرہ بالا چھ امثال میں جہاں بھی گڑبڑ کی گئی ہے، خواہ یہ لفظی گڑبڑ ہے یا معنوی تحریف کی شکل میں، ان جگہوں پر حضورؑ کے ''موعود زکی غلام'' کا ہی ذکر ملتا ہے۔ جماعتی خلفاء اور علماء نے ایسی کوششیں، کیا موعود زکی غلام کا نام و نشان مٹانے کیلئے نہیں کی ہیں؟ حالانکہ جس کو خدا تعالیٰ زندہ رکھے اُسے بھلا کون مٹا سکتا ہے؟ دو ہزار سال قبل موسوی مریم کے بیٹے کیساتھ بھی یہودیوں نے یہی کچھ کیا تھا اور آج محمدی مریم کے روحانی فرزند کیساتھ بھی اہل نظام وہی سلوک کر رہے ہیں۔ سیاست میں دھاندلیاں ہوتی رہتی ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں لیکن مذہب میں دھاندلی کرنا تو اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''وانت تعلم ان حقیقة الظلم وضع الشئ فی غیر موضعه عمداو بالارادة لینتقب وجه المهجة ویسدّ طریق الاستفادة ویلتبس الامر علی السالکین۔ فالظالم هوالذی یحلّ محلّ المحرفین ویبدل العبارات کالخائنین و یجترء علے الزیادة فی موضع التقلیل والتقلیل فی موضع الزیادة کیفاو کماوینقل الکلمات من معنے الی معنے ظلمًاوزورًا من غیر وجود قرینة صارفةٍ الیه ثم یاخذید عوالناس الی مفتریانه کالخادعین۔ ومامعنے الدجل والدجالة الاهذا فلیفکرمن کان من المفکرین۔ اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔ تا راہ چھپ جاوے۔ اور اِستفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔ اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم اُسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔ کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کیمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔ حالانکہ اُسکے فعل کے لیے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔ اور پھر اِس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجّالیت کے معنی بجز اِسکے کچھ نہیں۔ پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔'' (نور الحق حصہ اوّل (عربی) اشاعت فروری ۱۸۹۴ء۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''پھر وہ ان سے تمثیلوں میں باتیں کرنے لگا کہ ایک شخص نے تاکستان لگایا اور اسکی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا ٥ پھر پھل کے موسم میں اس نے ایک نوکر کو باغبانوں کے پاس بھیجا تا کہ باغبانوں سے تاکستان کے پھلوں کا حصہ لے ٥ لیکن انہوں نے اسے پکڑ کر پیٹا اور خالی ہاتھ لوٹا دیا ٥ اس نے پھر ایک اور نوکر کو انکے پاس بھیجا مگر انہوں نے اسکا سر پھوڑ دیا اور بے عزت کیا ٥ پھر اس نے ایک اور کو بھیجا۔ انہوں نے اسے قتل کیا۔ پھر اور بہتیروں کو بھیجا۔ انہوں نے ان میں سے بعض کو پیٹا اور بعض کو قتل کیا ٥ اب ایک باقی تھا جو اسکا پیارا بیٹا تھا اس نے آخر اسے انکے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرینگے ٥ لیکن ان باغبانوں نے آپس میں کہا یہی وارث ہے۔ آ ؤ اسے قتل کر ڈالیں۔ میراث ہماری ہو جائیگی ٥ پس انہوں نے اسے پکڑ کر قتل کیا اور تاکستان کے باہر پھینک دیا ٥ اب تاکستان کا مالک کیا کرے گا؟ وہ آئیگا اور ان باغبانوں کو ہلاک کر کے تاکستان اوروں کو دیدیگا ٥'' (مرقس باب ۱۲ آیات ۱ تا ۱۰)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے لوگوں کے سامنے یہ تمثیل بیان کی تھی۔ بعد ازاں سخت دل یہودیوں نے اس غریب اور معصوم انسان کو مارا پیٹا اور صلیب دلوانے کی کوشش کی اور اس طرح اس تمثیل کا مضمون آپکی ذات کیساتھ پورا ہوا۔ اور آج اس تمثیل کا مضمون حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے موعود زکی غلام کے ساتھ بھی پورا ہو رہا ہے کیونکہ آج نظام جماعت بھی موعود غلام کیلئے وہی بہانے تیار کر چکا ہے اور وہی کچھ کرنے کیلئے تیار ہے۔ آج جماعتی علماء بھی محرفوں کا کام کرتے ہیں۔ یعنی الہامی الفاظ کے معنی بدلتے، بعض الہامات کو چھپاتے اور بعض کو ظاہر کرتے، کم کی جگہ زیادہ کرتے اور زیادہ کی جگہ کم کرتے ہیں۔ کیا یہ سب ظالمانہ افعال نہیں ہیں۔ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

عبدالغفار جنبہ

مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆☆☆